مولانا رشید احمد سواتی*

مولانا ابراہیم فانی ایک ہمہ جہت شخصیت

رفتم ورفتن من عالمے تاریك شد   من بگر شمعم چوں رفتم بزم برهم مساختم

اللہ تعالیٰ نے جہاں اس کائنات کومختلف النوع مخلوقات سے مزین فرمایا ہے' وہاں انسان کے ذریعے اس کائنات کی خوبصورتی کومزید چار چاند لگادیئے ہیں۔کیونکہ انسان اشرف المخلوقات اور مرجع الخلائق ہے او رگردش دوران انسان ہی کے واسطے ہیں۔لیکن یہ بات واضح ہے کہ سب انسان اوصاف کے اعتبار سے برابر نہیں۔بعض انسان خوبیوں' صلاحیتوں' بہترین اخلاق اور عالی اوصاف کے مرکز ہوتے ہیں' ان سے انسان اس قدر متاثر ہوجاتا ہے کہ ان کی شخصیت دل پر اپنا نقش چھوڑ دیتی ہے۔

دیوبند ثانی دارالعلوم حقانیہ نے ایسے جلیل القدر اور ہمہ جہت شخصیات تیار کی جن کی عزت وعظمت اور بلند کردار کی دنیا معترف ہے۔اسی سلسلۃ الذھب کی ایک روشن کڑی اسلاف کی یادگار' زہد وتقویٰ کے پیکر' عظیم شاعر و مصنف' عالم باعمل' شیخ الحدیث حضرت مولانا ابراہیم فانی بھی تھے' کسی عظیم شخصیت کی خصوصیات اوراوصاف کوحیطہ تحریر میں لانا ایک دشوار کام ہے اور جتنی اس عظیم شخصیت کے ساتھ تعلق اور قرب ہواتنی ہی یہ دشواری بڑھ جاتی ہے چونکہ حضرتؒ میرے ہمسایہ تھے' اوران کے ساتھ گہرا تعلق بھی تھا۔اسی لئے میں ان کے اوصاف اور کمالات کی کماحقہ تعبیر کرنے سے عاجز ہوں۔

الیس عجیبا ان وصفك معجز   وان لسانی فی معالیك تذلع

مشہور ادیب ابن قتیبہ الدینوری نے اپنے مشہور زمانہ کتاب عیون الاخبار میں لکھا ہے ''الاصدقاء ثلاثه صدیق کالغذاء لاتستغنی عنه وصدیق کالدواء تحتاج الیه فی الضرورة وصدیق کالداء لاتحب القرب منه

یعنی دوست اور ہمدرد تین قسم کے ہیں' ایک وہ جو غذا کی طرح ہے' تم اس سے کبھی بھی مستغنی نہیں ہوسکتے دوسرا وہ ہے' جو دواء کی طرح ہے' ضرورت پڑنے پرتم اس کے محتاج ہوتے ہواور تیسرا قسم وہ ہے جو بیماری کی طرح ہے کہ تم ان سے اپنے آپ کو بچاتے ہواوراس کی نزدیکت پسند نہیں کرتے''

---

* مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

حضرت شیخ الحدیثؒ میرے لئے پہلے قسم کے ہمدردوں میں تھے' ان کی خصوصیات' کمالات اور خدمات کا ایک مختصر سے مضمون میں احاطہ کرنا مشکل نہیں بلکہ ناممکن ہے' حضرتؒ سے محبت کی بناء پر چند نقوش زیب قرطاس کرتا ہوں' یہ بات مقبول و مسلم ہے کہ جو بھی انسان اس دنیا میں آیا ہے بالآخر یہاں سے رخصت ہونا ہے اور مصر محبؔ کو اپنے محبوب سے جدا ہونا ہے' ابوالطیب المتنبی کہتا ہے۔

وقد فارق الناس الاحبة قبلنا　　　واعی دواء الموت کل طبیب

سبقنا الی الدنیا فلوعاش اهلها　　　منعنا بها من جیئة وذهوب

تملکها الاتی تملك سالب　　　وفارقها الماضی فراق سلیب

اور حضرت کعب بن زہیرؓ فرماتے ہیں:

وکل شخص وان طالت سلامته　　　یوماً علی الة صدباء محمول

اور جو بھی انسان اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے' تو ان کے متعلقین کو صدمہ ہونا بھی ایک فطری امر ہے مگر بعض عالی اشخاص ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا صدمہ خاندانی دائرہ میں نہیں ہوتا۔ بلکہ قومی اور عالمی سطح پر محسوس کیا جاتا ہے' وہ اس شعر کا مصداق ہوتے ہیں۔

وکانا قیس هلکه هلك واحد　　　ولکنه بنیان قوم تهدما

شیخ الحدیث ابراہیم فانی صاحبؒ ایسی ہی جامع شخصیت تھے' تواضع اور للّٰہیت' تقویٰ اور پاکبازی میں سلف کا نمونہ تھے۔ علوم وفنون اور تصنیف میں کافی مہارت رکھتے تھے اور شعر و شاعری میں آپ کو ایک خاص کمال حاصل تھا۔ اردو' فارسی' عربی اور پشتو چاروں زبانوں کے قادرالکلام شاعر تھے۔ شعر و شاعری میں وہ شاعر کے اس قول کا مصداق تھے۔

قرنها باید که تایك مرد حق پیدا شود　　　بایزید اندر خراسان یا اویس اندر قرن

سالها باید که تا یك سنگ اصلی ز آفتاب　　　لعل گردد دربدخشان یا عقیق اندریمن

دارالعلوم حقانیہ کے ساتھ عقیدت اور احترام آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ ساری عمر دارالعلوم کی خدمت میں بسر کردی' مختلف مدارس سے درس وتدریس کی پیشکش ہوئی تھی' لیکن آپ نے قبول نہ کیا۔ اور یوں فرمایا کہ میں اپنی مادر علمی کے ساتھ بے وفائی کا تصور بھی نہیں کرسکتا اور تادم مرگ اسی پر قائم رہے اور اس شعر کے مصداق ٹھہرے۔

زمانہ معترف ہے اب ہماری استقامت کا
نہ ہم نے شاخ گل بدلا نہ ہم نے آشیانہ چھوڑا

جب میں بتقدیر الٰہی بندہ دارالعلوم تدریسی خدمات سرانجام دینے کے لئے آیا۔ تو آپ سے

ہمسائیگی اور مرافقت کا موقع ملا اور آپ کے ساتھ متعدد مجالس ہوئیں اور آپ کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔آپ کو بہت محبت اور ہمدردی کرنے والا پایا۔گزشتہ چند سالوں میں مجھ پر جو حالات وواقعات گزر رے ہیں، میں وہ آپ کو سناتا، تو آپ روتے تھے اور مجھ سے ارشاد فرماتے کہ ان واقعات کو ایک کتابی شکل دے دوں کیونکہ یہ آپ کی زندگی کے عجیب واقعات ہیں اور ارشاد فرماتے کہ آپ نے یہ حالات برداشت کرکے اپنے اسلاف کی یاد تازہ کردی ہے۔ میں نے اپنی ایک تصنیف معارف الکافیہ بطور تحفہ کے آپ کی خدمت میں پیش کی، جسے نہایت ہی پسند فرمایا۔

فرمایا کہ کسی اور نے لے لی اس لئے دوسرا نسخہ دے دیا کیونکہ وہ نسخہ کسی دوست نے لے لیا ہے۔لیکن اس پہلے کہ میں یہ نسخہ ایک کو دیتا آپ اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔

ماکل مایتمنیٰ المرء یدرکہ تجری الریاح بمالا تشھی السفن

وفات سے پہلے آپ بیمار ہوگئے اور وہ بیماری شدت اختیار کرتی رہی، یہاں تک کہ رحلت فرما گئے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے دو طریقے ہیں ایک یہ کہ انسان طاعات وعبادات میں خوب اجتہاد کرے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرلے، دوسرا طریقہ یہ ہے کہ من جانب اللہ بندے کو بیماری وغیرہ میں مبتلا کردیا جائے اور اس پر وہ صبر کرے اور اللہ تعالیٰ کے قریب ہوجائے علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ اس میں کون سی صورت افضل ہے بعض علماء کہتے ہیں کہ دوسری صورت افضل ہے کیونکہ اس میں خود اللہ تعالیٰ بندے کو کسی مشقت میں ڈال کر اور صبر کی توفیق دے کر اس ے اپنے قریب کرتا ہے۔

بہرحال ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ اپنے نیک وصالح اور برگزیدہ بندوں کو ہی مبتلا کردیتا ہے یہ مضمون متعدد احادیث میں وارد ہے کہ سب سے زیادہ تکالیف انبیاء علیہم السلام پر آتی ہیں اور پھر جو ان کے جتنا قریب ہوتے ہے اُسی قرب کی بقدر اس کو تکالیف میں مبتلا کیا جاتا ہے۔

الدھر یومان ذا من و ذاکدر والعیش سطر ان ذا صفو و ذاکدر
اماتری الریح ان ھبت عواصفھا فلیس تقصف الا ما ھو الشجر
اماتری البحر تعلو فوقھا جیف وتستقر باعلیٰ فعسرہ الدرر
فان تکسن عثبت ایدی الزمان بنا ونالنا من تمادی بؤسھا الضرر
فضی السماء نجوم لاعداد لھا ولیس تکسف الا الشمس والقمر

ایام علالت میں دوبار آپ کی تیمارداری کے لئے ہسپتال حاضر ہوا، آپ مجھ سے ارشاد فرماتے کہ میری آپ سے بہت محبت ہے۔آخر میں احمد خیری کا یہ شعر فانی صاحبؒ کی روح طیب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں)

کیف الاحاطہ بالفضائل والحجا والعلم والاخلاص دون لعثر